جب رکاوٹیں راستے بن جائیں۔

ہماری زندگی میں کچھ مشکلات عارضی ہوتی ہیں: بیماری ٹھیک ہو جاتی ہے، مالی پریشانی میں کمی آجاتی ہے، ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ جاتا ہے۔ لیکن کچھ مشکلات دائمی اور مستقل ہوتی ہیں۔ ایک معذوری، یا عمر بھر کی بیماری، یا کسی عزیز کا انتقال— یہ ایسی رکاوٹ قائم کر دیتے ہیں جو اس دنیا میں کبھی ختم نہیں ہو گی۔ بہت سے لوگوں کو محسوس ہوتا ہے کہ ان رکاوٹوں سے ان کا دم گھٹ جائے گا۔ لیکن ایمان ہمیں سکھاتا ہے کہ ان رکاوٹوں کو بند دیواروں کے طور پر نہیں، بلکہ ہمیشہ کی زندگی میں کھلنے والے دروازوں کے طور پر دیکھیں۔

جب رکاوٹیں دائمی محسوس ہوں

دائمی درد، معذوری، یا نقصان ہمیں یہ احساس دلا سکتا ہے کہ زندگی کبھی دوبارہ "معمول" پر نہیں آئے گی۔ جزوی طور پر نابینا شخص کو پڑھنے یا ڈرائیونگ جیسے روزمرہ کے کاموں میں مشکل پیش آتی ہے۔ جو شخص گٹھیا(Arthritis) یا ریڑھ کی ہڈی کی چوٹ میں مبتلا ہے، وہ شاید ہر روز ایسے درد کے ساتھ نیند سے اٹھے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ ایک بیوہ کو اپنے گھر کی خاموشی مستقل محسوس ہو سکتی ہے۔ مایوسی صرف مشکل میں نہیں ہے، بلکہ اس کے مستقل رہنے کی نوعیت میں ہے۔ یہ ایک عمر بھر کی سزا کا سا احساس ہوتا ہے۔

ردِ عمل کا امتحان

قرآن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب روایات ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ اصل چیز جو اہمیت رکھتی ہے، وہ صرف یہ نہیں ہے کہ کیا ہوا، بلکہ یہ ہے کہ ہم اس پر کیا ردِ عمل دیتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان کو کوئی تھکاوٹ، نہ بیماری، نہ غم، نہ رنج، نہ تکلیف، اور نہ ہی پریشانی پہنچتی ہے— حتیٰ کہ ایک کانٹے کا چبھنا بھی— مگر یہ کہ اللہ اس کی وجہ سے اس کے کچھ گناہ معاف کر دیتا ہے۔" (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اس کا یہ مطلب نہیں کہ مشکل خود بخود ثواب کا باعث بن جاتی ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مومن صبر، ایمان، اور شکر کے ساتھ جواب دیتا ہے، تو وہ مشکل پاکیزگی اور بلندی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

کامیابی کی نئی تعریف

دنیاوی کامیابی اکثر قابلیت، کارآمد ہونے کی صلاحیت(productivity)، اور کنٹرول کو پیشِ نظر رکھتی ہے۔ دائمی رکاوٹیں ان تینوں کو چیلنج کرتی نظر آتی ہیں۔ لیکن خدا کے زاویہ نگاہ سے، حقیقی کامیابی بیرونی کامیابیوں پر مبنی نہیں ہوتی؛ یہ اس بات پر منحصر ہے کہ آپ اپنی حدود میں کتنی وفاداری سے زندگی گزارتے ہیں۔ ایک مومن جو چل نہیں سکتا لیکن صبر کے ساتھ جواب دیتا ہے، وہ ہو سکتا ہے اس شخص سے زیادہ اخروی کامیابی کما رہا ہو جو غرور کے ساتھ میراتھن دوڑتا ہے۔

ابدی موقع

ہر دائمی آزمائش کو دائمی اجر کے دروازے کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

- ایک عورت جو جزوی نابینا پن کے ساتھ جی رہی ہے لیکن روزانہ اپنی دوسری آنکھ کے لیے خدا کا شکر ادا کرتی ہے، وہ شکر گزاری کے دروازے سے گزرتی ہے۔
- ایک آدمی جو وہیل چیئر پر ہے لیکن اب بھی دوسروں کو خوش دلی سے سلام کرتا ہے، وہ حوصلہ مندی/استقامت(resilience) کے دروازے سے گزرتا ہے۔
- ایک والدین جو اپنے بچے کو کھو دیتے ہیں پھر بھی اہل خانہ اور سماج کی خدمت جاری رکھتے ہیں، وہ امانتداری(trustworthiness) کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

جب ایمان کی نظر سے دیکھا جائے تو ہر رکاوٹ ایک موقع میں بدل جاتی ہے۔

خاموش رضامندی نہیں بلکہ فعال ارتقاء

دائمی رکاوٹوں کو خدا کی مرضی کے طور پر قبول کرنے کا مطلب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا یا سستی نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے:

- جائز طریقوں سے علاج اور مدد حاصل کرنا۔
- خدا پر کامل یقین کے بارے میں سبق سیکھنا۔
- اخلاقی اور قانونی حدود میں رہتے ہوئے اپنے اور دوسروں کے لیے درست یا معاون اقدامات کرنا۔

- روحانی ترقی کے لیے دنیا میں کمال حاصل کرنے سے دھیان ہٹا کر آخرت کی تیاری پر توجہ مرکوز کرنا۔

سمندر میں ایک قطرہ

ابدی زندگی کے مقابلے میں، ایک عمر بھر کا درد بھی سمندر میں صرف ایک قطرہ ہے۔ وہ مومن جو جنت میں داخل ہوں گے، وہ دنیاوی مشکلات کو کچھ بھی نہیں سمجھیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ قیامت کے دن، ایک ایسا شخص جس نے اس دنیا میں سب سے مشکل زندگی گزاری، اسے ایک بار جنت میں ڈبویا جائے گا، اور پھر پوچھا جائے گا: "کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی؟" وہ جواب دے گا: "اللہ کی قسم، میں نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔" (صحیح مسلم)

غور و فکر کی مشق: رکاوٹوں کے پیچھے چھپے دروازے

اپنی زندگی کی یا کسی قریبی شخص کی ایک دائمی رکاوٹ کے بارے میں سوچیں۔

- یہ آپ کو کس طرح محدود محسوس کرنے پر مائل کرتی ہے؟

- یہ رکاوٹ حقیقت میں اخروی ترقی کے لیے کون سے مواقع پیدا کر سکتی ہے — صبر، شکر، خدمت، یا خدا پر بھروسے کے ذریعے؟

- ایک طریقہ لکھیں جس سے آپ اپنے ارادے سے اس دائمی آزمائش کو ایک "ابدی دروازہ" بنا سکتے ہیں۔